مرزا احسان بیگ مغل

مولانا محمد صادقؒ

سرزمین سندھ کی کوکھ سے کئی تاریخی اہمیت کی حامل شخصیات نے جنم لیا۔ ایسی ہی شخصیات میں مولانا محمد صادقؒ "کھڈے والے" کا نام بھی کسی سے پیچھے نہیں۔ مولانا صاحب بہت سی گوناگوں صفات کے مالک تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ بڑے جید اعلیٰ پائے کے عالم و مفتی بھی تھے۔ اعلیٰ کردار و اخلاص اور صاف گو شخصیت کی صفات ان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھیں میدان تحریکِ آزادی کا ہو یا کسی اسلامی تحریک کا مولانا کی شخصیت ایسے کاموں میں پیش پیش رہتی تھی مولانا محمد صادق کھڈے والے ۱۵ مارچ ۱۸۷۴ء مطابق محرم ۱۲۹۱ھ میں کراچی میں لیاری کے علاقہ کھڈہ میں تولد ہوئے اس لیے آپ کو کھڈے والے کہا جاتا ہے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم کھڈے والے مدرسہ سے حاصل کی۔ مدرسہ کا نام مظہر العلوم تھا آپ کے والد مولوی میاں عبداللہ اپنے دور کے بہت بڑے عالم دین اور درویش بزرگ تھے۔ آپ کے والد صاحب نے ہی یہ مدرسہ قائم کر کے مسلمانوں کے لیے ایک بڑا کارنامہ انجام دیا تھا۔

مولانا محمد صادق نے عربی اور فارسی کی تعلیم ایک شفیق اور مہربان استاد مولوی احمد دین سے حاصل کی اور آخری دورۂ حدیث کی تکمیل اور دیگر دینی تعلیم دنیائے اسلام کی عظیم یونیورسٹی دارالعلوم دیوبند میں حضرت مولانا شیخ الہند محمود حسن کی زیرِ نگرانی میں حاصل کی۔

۱۸۹۵ء میں مولانا صاحب نے دیوبند سے دینی تعلیم کی تکمیل کی۔ حصولِ علم کے دوران آپ کی اعلیٰ صلاحیتوں اور تعلیمی میدان میں بہترین کارکردگی کا آپ کے استاد شیخ الہند محمود حسن پر بہت

پر بہت گہرا اثر ہوا، اسی دوران تحریک آزادی کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا جس نے آپ کے دل میں بھی جذبہ آزادی کی امنگ بیدار کردی۔ شیخ الہند آپ پر بڑے مہربان ہوئے اس لیے آپ کو وقتِ ضرورت سیاسی تحریکوں کے سلسلے میں ہندوستان بلایا جاتا تھا۔

مولانا محمد صادق اپنے دور کے ایک بہت بڑے عالم ہونے کے ساتھ ساتھ وطن دوست اور ملکی آزادی کے لیے بڑے جان کی بازی لگا دینے والے بزرگ تھے۔ دنیائے اسلام پر انگریزوں وغیرہ کا تسلط کو ہمیشہ ناپسند کرتے تھے۔ انگریز سرکار سے آپ کو سخت نفرت تھی۔ اسی لیے آپ نے انگریزوں کے خلاف جہاد میں حصہ لینے کا ارادہ کیا اور ہر قومی تحریک میں بڑے جوش وخروش سے حصہ لیا۔ خلافت اور کانگریس کی ان جماعتوں جنہوں نے انگریزوں کے خلاف متحدہ محاذ بنایا تھا ان کی تحریکوں میں حصہ لیا۔ جیلیں کاٹیں۔ بعد میں کچھ عرصہ کے لیے مسلم لیگ کی مرکزی پارلیمینٹری بورڈ کے رکن بھی رہے۔ لیکن پھر چند وجوہات کی بناء پر آپ نے اپنے مدرسے میں درس کا سلسلہ شروع کردیا۔ اس کے ساتھ آپ اپنے متعلقین، طلبہ اور مدرسین کو آزادی کی اہمیت سے روشناس کراتے رہے اس دوران آپ کا شیخ الہند سے برابر رابطہ رہا۔

۱۹۱۴ء میں پہلی عالمی جنگ شروع ہوئی۔ انگریزوں نے ہندوستانی لشکر کی مدد سے عراق پر حملہ کردیا۔ جو اس زمانے میں ترکوں کے زیر تسلط تھا۔ انگریز سامراج کی طاقت ختم کرنے یا کم کرنے اور ترکش برادران کی مدد کے لیے "جمعیت الانصار" کے نام سے ایک جماعت بنائی گئی مولانا صاحب اس جماعت کے سرگرم رکن تھے۔ آپ نے فتوی دیا کہ "انگریزوں کے لشکروں میں بھرتی ہوکر ترک مسلمانوں کے خلاف لڑنا کفر ہے"۔ اس فتوے کی بہت سے دیگر علمائے کرام نے حمایت وتائید کی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ بلوچستان سے سردار نورالعین کی سربراہی میں انگریزوں کے خلاف تحریک آزادی شروع ہوئی۔ اس انقلابی تحریک کو روکنے کے لیے انگریزوں نے ایک بہت بڑا لشکر بلوچستان روانہ کردیا تو دوسری طرف عالموں کے فتوی کے پیشِ نظر فوج میں بھرتی روک دی گئی اور انگریز ترکوں کے گھیرے میں آئے ہوئے جنرل ٹاؤن شیڈ کو رسد اور کمک ہندوستان سے نہ مل سکی۔ اور وہ ترکوں کے آگے ہتھیار پھینکنے پر مجبور ہوگیا۔

جمعیت الانصار کی انقلابی سرگرمیوں کو روکنے کے لیے انگریز حکومت کو سختی کرنا پڑی کارکنان جمعیت کے اہم لوگوں کو گرفتار کرلیا گیا۔ شیخ الہند مولانا محمود حسن اور مولانا حسین احمد مدنی کو حرم پاک سے گرفتار کر کے مالٹا میں قید رکھا گیا۔ مولانا محمد صادق کو بھی بتاریخ ۸ر مئی ۱۹۱۴ء گرفتار کر کے قید کردیا گیا۔ مولانا محمد صادق نے قید سے رہائی کے بعد "خلافت تحریک" میں شمولیت اختیار کرلی اور آل انڈیا خلافت کمیٹی کے رکن بن کر کام کرنے لگے۔ ۱۹۲۱ء میں جب کراچی میں خلافت کانفرنس منعقد ہوئی تو آپ کو استقبالیہ کمیٹی کا صدر چنا گیا۔

بلقان اور طرابلس کی جنگ کے دوران ہندوستان میں چندہ جمع کرنے کے کارِ خیر میں آپ نے بھرپور طریقے سے حصہ لیا "سمرنا" میں ہونے والے یونانیوں کے ظلم کے خلاف احتجاجی جلسے کرائے، فلسطین میں یہودی ریاست قائم ہونے کے خلاف، فلسطین کے مفتی اعظم امین حسینی جب کراچی ۱۹۳۳ء میں تشریف لائے تو مولانا محمد صادق نے پورے تعاون کا یقین دلایا آپ ہی کی کاوشوں سے خالق دینا ہال میں مولانا حسین احمد مدنی کی زیرِ صدارت ۱۹۳۷ء میں تبلیغی کانفرنس منعقد ہوئی۔

سندھ میں لواری اور شدھی تحریکوں میں آپ نے مسلمانوں کے عقائد و نظریات کا پورا پورا تحفظ اور دفاع کیا۔ اور انھیں حقیقت حال و مذہب سے بہرہ ور فرمایا آپ کا سفر اکثر دہلی اور دیوبند ہوا کرتا تھا۔ حکمت وطب پر آپ کو مکمل عبور حاصل تھا۔ باقاعدہ مطب عمر کے آخری ایام تک چلاتے رہے۔ ہندوستان کے دہلی اور دوسرے مقامات سے آنے والے حضرات کا قیام مدرسہ مظہر العلوم ہی میں ہوا کرتا تھا۔ سندھ کو بمبئی سے علاحدہ کرنے میں مولانا محمد صادق کا ایک بہت بڑا جیتا جاگتا کردار رہا ہے۔

کراچی آپ کا بڑا احترام کیا جاتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ کراچی میونسپل کارپوریشن نے آپ کی خدمات کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک سڑک کا نام "مولانا محمد صادق روڈ" رکھا ہوا ہے۔ اور ایک لائبریری بھی مولانا محمد صادق کے نام سے مدرسہ میں قائم ہے۔

مولانا صاحب اپنے زمانے کی قومی آزادی کی تحریک کے ادنیٰ کارکن کی طرح جسم پر ہمیشہ کھدر کا لباس زیب تن کیا کرتے تھے کندھے یا سر پر عربی طرز کا چوڑا کڑھا ہوا پیلے رنگ

(بقیہ صفحہ ۳۷ پر دیکھئے)